نبوت کے جھوٹے مدعی، قادیانی کذاب کی زندگی کے ایک پہلو پر مفصل تحریر

مشت زنی

قادیانی مٹھل خلیفہ

مفتی سید مبشر رضا قادری

منتظم اعلیٰ ختم نبوت فورم و جامعہ ختم نبوت گوجرانوالہ


+923247448814

قادیانی مٹھل خلیفہ

مشت زنی کی شرعی حیثیت

اسلام نے انسانی خواہشات کو نہ تو کچلنے کا حکم دیا ہے اور نہ انہیں بے لگام چھوڑا ہے بلکہ انہیں ایک پاکیزہ اور منضبط راستہ عطا کیا ہے، تاکہ انسان جسمانی تسکین کے ساتھ روحانی پاکیزگی بھی حاصل کرے۔ شہوت ایک فطری جذبہ ہے مگر شریعت نے اس کے لیے حلال دائرہ متعین کر دیا ہے اور اس سے باہر جانے کو زیادتی اور گناہ قرار دیا ہے۔ اسی اصول کی روشنی میں ایسے تمام طریقے جو نکاح کے علاوہ شہوت نکالنے کے لیے اختیار کیے جائیں، شریعت کے مقررہ ضابطے سے ٹکرانے لگتے ہیں۔ اس لیے اس مسئلے کو جذبات یا رواج کی بنیاد پر نہیں بلکہ قرآن وسنت کے واضح اصولوں کی روشنی میں سمجھنا اور پرکھنا ضروری ہے۔

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جوان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں، تو جوان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

(سورۃ المؤمنون، آیت 5 تا 7)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

اے نوجوانو! تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے، کیونکہ وہ نظر کو زیادہ نیچا رکھتا ہے اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرتا ہے، اور جو طاقت نہ رکھے وہ روزہ رکھے، کیونکہ روزہ اس کے لیے شہوت توڑنے والا ہے۔

(صحیح بخاری، حدیث 5066)

قرآن نے واضح کر دیا کہ جنسی خواہش کا جائز مصرف صرف زوجیت ہے اور اس کے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار کرنا حد سے تجاوز ہے۔ حدیث نے اس اصول کو عملی صورت دی کہ اگر نکاح ممکن نہ ہو تو ضبطِ نفس کا ذریعہ روزہ ہے، نہ کہ خود لذت حاصل کرنے کے طریقے۔ اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ شریعت نے شہوت کے دباؤ کا حل نکاح اور عبادت میں رکھا ہے، نہ کہ خود ساختہ جسمانی افعال میں۔

چونکہ اس کتاب کا مقصد ایسے افعال اور اقوال کا جائزہ لینا ہے جو شریعت کے طے کردہ اصولوں سے ہٹتے ہوں، اس لیے سب سے پہلے یہ اصول واضح کرنا ضروری تھا کہ شہوت کا شرعی مصرف کیا ہے اور اس کی حد کہاں ختم ہوتی ہے۔ جب یہ میزان قائم ہو جائے گا تو آئندہ پیش کیے جانے والے تمام واقعات، دعوے اور حوالہ جات کو اسی میزان پر تولا جائے گا کہ آیا وہ قرآن وسنت کے اس واضح ضابطے کے مطابق ہیں یا اس سے تجاوز کی صورت رکھتے ہیں۔ یہی طریقہ کسی بھی علمی اور تحقیقی کتاب کی بنیاد ہونا چاہیے۔

قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین کے مٹھ مارنے کا واقعہ

جلق سے نفرت: عمر کے اس حصہ میں بڑے بڑے مشکلات پیش آتے ہیں۔میں تو خدا تعالیٰ کے بڑے ہی فضل اپنے ساتھ پاتا ہوں۔میرے سامنے ایک مرتبہ ایک طالب علم نے جلق لگایا (مٹھ ماری) تو مجھے متلی ہوگئی۔اس کے بعد اس کے ساتھ میں نے روٹی کھانا بھی چھوڑ دیا اور اس طرح پر اللہ تعالیٰ نے اس بلا سے جو عام ہے مجھے (مٹھ مارنے سے) نفرت دلائی۔

(خطبات نور صفحہ 311)

جلق (مشت زنی) قادیانیت میں پھیلنے والی خرابی

دیے گئے اقتباس میں قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین نے جلق (مشت زنی) کے لیے جو تعبیر استعمال کی ہے وہ محض ایک ذاتی ناپسندیدگی نہیں بلکہ ایک باقاعدہ اخلاقی اور سماجی تشخیص ہے۔عبارت کے الفاظ "اس بلا سے جو عام ہے" خاص طور پر قابل توجہ ہیں، کیونکہ یہاں دو باتیں بیک وقت کہی گئی ہیں ایک یہ کہ یہ عمل بلا ہے، اور دوسری یہ کہ یہ عام ہو چکا ہے۔

لفظ بلا اردو اور دینی اسلوب میں کسی ایسی چیز کے لیے بولا جاتا ہے جو انسان کے لیے نقصان دہ، تکلیف دہ یا فساد کا باعث ہو۔جب کوئی عمل اس لفظ کے ساتھ بیان کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ صرف ایک ذاتی کمزوری نہیں بلکہ ایک اخلاقی، روحانی یا معاشرتی خرابی ہے جو انسان کو نقصان پہنچاتی ہے۔اس طرح قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین خود اس فعل کو کسی بے ضرر یا معمولی عادت کے طور پر نہیں بلکہ ایک نقصان دہ آفت کے طور پر دیکھ رہا ہے۔

اسی طرح "جو عام ہے" کے الفاظ یہ بتاتے ہیں کہ قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین کے نزدیک یہ مسئلہ صرف چند قادیانی افراد تک محدود نہیں بلکہ قادیانی نوجوانوں یا قادیانی طلبہ کے ایک بڑے طبقے میں پھیل چکا ہے۔ یعنی یہ ایک انفرادی مسئلہ نہیں بلکہ جماعتی اخلاقی بحران کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین اس عمل کو فرد کے لیے نقصان دہ، معاشرے میں پھیلنے والی خرابی اور اصلاح کی محتاج "بلا" کے طور پر دیکھتا ہے۔

یہ نکتہ اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ بعد میں اگر کہیں اس فعل کو ہلکا، قابل قبول یا معمولی بنا کر پیش کیا جائے تو وہ خود اسی بیان کے خلاف ہو جائے گا۔ کیونکہ یہاں واضح طور پر اسے ناپسندیدہ، قابل نفرت اور اصلاح طلب خرابی قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا اس اقتباس کی بنیاد پر یہ اصولی بات قائم ہوتی ہے کہ خود اسی ماخذ کے مطابق جلق (مشت زنی) کوئی فطری یا قابل جوازِ عمل نہیں بلکہ ایک ایسی خرابی ہے جس سے بچنا اللہ کا فضل اور اصلاحِ نفس کی علامت سمجھا گیا ہے۔

جلق (مشت زنی) سے شدید نفرت اور کراہت کا اظہار

دیے گئے اقتباس میں قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین نے اس فعل کے بارے میں جو ردِعمل بیان کیا ہے وہ محض علمی یا نظری اختلاف نہیں بلکہ شدید طبعی اور نفسیاتی کراہت پر مبنی ہے۔ عبارت کے یہ الفاظ خاص طور پر قابل توجہ ہیں:

"میرے سامنے ایک مرتبہ ایک طالب علم نے جلق لگایا...... تو مجھے متلی ہوگئی۔"

"متلی ہو جانا" صرف ناپسندیدگی نہیں بلکہ فطری جسمانی ردِعمل ہے جو عام طور پر کسی انتہائی گھناؤنی، ناپسندیدہ یا مکروہ چیز کو دیکھ کر ہوتا ہے۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین کے نزدیک یہ عمل: اخلاقی طور پر ناپسندیدہ، فطری ذوق کے خلاف اور

انسانی وقار سے گری ہوئی حرکت سمجھا جاتا ہے۔

یہ ردِعمل یہ بھی بتاتا ہے کہ قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین کے ذہن میں اس فعل کی کوئی غیر جانبدار یا قابل برداشت تصویر نہیں بلکہ وہ اسے ایسا عمل سمجھتا ہے جو انسان کی فطری حیا کے خلاف ہے، پاکیزہ طبیعت کو گدلا دیتا ہے اور دیکھنے والے کے دل میں بھی کراہت پیدا کرتا ہے

یہاں یہ بات بھی اہم ہے کہ اس کراہت کو کسی سماجی دباؤ یا ڈر کا نتیجہ نہیں بتایا گیا بلکہ ایک فطری اور فوری احساس کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ یعنی جیسے ہی اس فعل (مٹھ مارنے) کو دیکھا، دل و جسم دونوں نے اسے ناپسند کر دیا۔

اس نکتے سے یہ اصولی بات سامنے آتی ہے کہ خود اسی بیان کے مطابق مشت زنی کو مہذب، نارمل یا قابل قبول عادت نہیں سمجھا گیا بلکہ اسے ایسا عمل سمجھا گیا ہے جو انسان کی فطرتِ سلیم سے ٹکراتا ہے اور جسے دیکھ کر بھی پاکیزہ ذہن رکھنے والا انسان گھن محسوس کرے لہٰذا اگر بعد میں کہیں اس فعل کو ہلکا، معمولی یا اخلاقی طور پر بے ضرر دکھانے کی کوشش کی جائے تو وہ اس ابتدائی اور واضح کراہت کے اظہار سے ٹکرا جائے گی، کیونکہ یہاں اسے نہ صرف برا بلکہ فطرت کے خلاف اور گھن پیدا کرنے والا عمل بتایا گیا ہے۔

جلق (مشت زنی) کے روحانی نقصان

اقتباس میں قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین صرف اس فعل (جلق) سے جسمانی یا طبعی نفرت کا ذکر نہیں کرتا بلکہ اسے ایک روحانی مسئلہ بنا کر پیش کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے: "اللہ تعالیٰ نے اس بلا سے جو عام ہے مجھے نفرت دلائی"

یہ جملہ بہت معنی خیز ہے، کیونکہ یہاں نفرت کو محض ذاتی مزاج یا تربیت کا نتیجہ نہیں بلکہ اللہ کے فضل اور روحانی تربیت کا اثر قرار دیا گیا ہے۔ یعنی قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین کے

نزدیک اس فعل سے نفرت ہونا خود ایک نعمت ہے یہ نفرت اللہ کی طرف سے دل میں ڈالی گئی اصلاح ہے اور یہ روحانی ترقی کی علامت ہے۔اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین کے ذہن میں مشت زنی کوئی غیر جانبدار یا ذاتی انتخاب کا معاملہ نہیں بلکہ ایسا فعل ہے جو انسان کی روحانی حالت کو متاثر کرتا ہے۔اگر اس سے نفرت کو اللہ کا فضل کہا جا رہا ہے تو اس کا لازمی مطلب یہ ہے کہ:

☆ قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین بھی اس فعل کا مرتکب رہا اور وہ بھی جلق (مٹھ مارنا یا مشت زنی کرنا) کا مریض رہا ہے

☆ اس فعل میں مبتلا ہونا روحانی نقصان کا باعث ہے

☆ اور اس سے بچنا روحانی فائدہ اور قربِ الٰہی کی علامت ہے

یہاں "نفرت دلائی" کا اسلوب بھی اہم ہے۔اس سے پتا چلتا ہے کہ انسان کو فطری طور پر یا ماحول کی وجہ سے اس طرح کے اعمال کی طرف میلان ہوسکتا ہے، لیکن اللہ جس پر خاص فضل فرماتا ہے اس کے دل میں ان کاموں سے گھن ڈال دیتا ہے تاکہ وہ بچ جائے۔یعنی مشت زنی کو ایک روحانی آزمائش سمجھا گیا اس سے بچنا کامیابی اور فضل الٰہی کی نشانی بتایا گیا اور اس میں پڑنا بالواسطہ روحانی کمزوری کی علامت سمجھا گیا۔

سب سے اہم یہ کہ قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین بھی پہلے مشت زنی کا شکار رہا اور اس واقعہ کے بعد اس کو اس فعل قبیح سے نفرت ہوگئی اور اس جلق (مٹھ مارنا) چھوڑ دی۔

مجلوق معاشرتی تعلق توڑنے کا ذکر

اقتباس میں ایک اور نہایت اہم بات یہ ہے کہ قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین نے صرف نفرت کا اظہار نہیں کیا بلکہ عملی ردِعمل بھی بیان کیا۔وہ کہتا ہے:

"اس کے بعد اس کے ساتھ میں نے روٹی کھانا بھی چھوڑ دیا۔"

یہ جملہ ظاہر کرتا ہے کہ اس فعل کو قادیانی خلیفہ حکیم نور الدین صرف ذاتی گناہ یا چھپی ہوئی کمزوری نہیں سمجھتا بلکہ ایسا عمل مانتا ہے جو انسان کے اخلاقی مقام اور معاشرتی حیثیت کو متاثر کرتا ہے۔ کسی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا نہ کھانا عام طور پر اس وقت کیا جاتا ہے جب اس کے عمل کو سخت ناپسند کیا جائے، اس کے کردار سے کراہت محسوس ہو یا اس کے ساتھ تعلق رکھنا دل وضمیر پر بوجھ بن جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی خلیفہ حکیم نور الدین کے نزدیک مشت زنی ایسا فعل ہے جو انسان کے کردار پر منفی اثر ڈالتا ہے، اس کی اخلاقی ساکھ کو کمزور کرتا ہے اور اسے نیک صحبت کے لائق نہیں چھوڑتا۔

یہ رویہ اس بات کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ قادیانی خلیفہ حکیم نور الدین اس عمل کو نجی معاملہ کہہ کر نظر انداز کرنے کے حق میں نہیں بلکہ اسے ایسا اخلاقی بگاڑ سمجھتا ہے جس کا اثر معاشرتی تعلقات پر بھی پڑتا ہے۔

نوجوانی کے دور میں مشت زنی

اقتباس کی ابتدا ان الفاظ سے ہوتی ہے:

"عمر کے اس حصہ میں بڑے بڑے مشکلات پیش آتے ہیں۔"

یہ جملہ صاف بتاتا ہے کہ قادیانی خلیفہ حکیم نور الدین کے نزدیک اس کی نوجوانی کا زمانہ ایک ایسا دور تھا جس میں انسان کو خاص قسم کی نفسیاتی، جسمانی اور اخلاقی آزمائشوں کا سامنا ہوتا ہے۔ اس مرحلے پر شہوت کا زور، جذبات کی شدت اور تجربے کی کمی انسان کو جلد لغزش میں ڈال سکتی ہے۔ اسی لیے وہ جس بلا کا ذکر کرتا ہے، اسے خاص طور پر اسی عمر سے جوڑ کر دیکھتا ہے۔

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مشت زنی کو وہ فطری نشوونما کا لازمی حصہ نہیں سمجھتا، بلکہ اسے نوجوانی کے فتنوں میں سے ایک فتنہ قرار دیتا ہے اور اس سے بچ جانا اللہ کا خاص

فضل سمجھتا ہے۔

نوجوانی میں جنسی خواہش کا بڑھ جانا فطری ہے، مگر قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین کے نزدیک اصل کامیابی یہ نہیں کہ انسان خواہش کے پیچھے چل پڑے، بلکہ یہ ہے کہ وہ اس کو قابو میں رکھے اور اللہ کی مدد سے اس سے محفوظ رہے۔ اسی لیے وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس عام بلا سے نفرت دلادی، یعنی جلق (مشت زنی) جیسے قبیح فعل سے حفاظت کو وہ اپنی ذاتی طاقت نہیں بلکہ خدائی فضل کا نتیجہ سمجھتا ہے۔

مرزا قادیانی اور خلیفہ نورالدین کی غلط کاریوں پر نظم

مسخ کی حقیقت

مسخ کی لعنت کے نیچے جو یہودی آ گیا
اُن میں جو بندر بنا، مجلوق تھا، نقال تھا
لالچی، لوطی، غلیظ، احمق جو تھے خنزیر تھے
مشرک اور زانی و طاغی عبد شیطاں بن گیا
بندر اور خنزیر اور شیطاں کا بندہ ہو کے بھی
پھر جو دیکھا اُس کو وہ انساں کا انساں ہی رہا
ان قرائن سے یہی ثابت ہوا، اے مولوی
مسخ روحانی ہی تھا وہ، مسخ جسمانی نہ تھا

(قادیانی اخبار الفضل 3 جولائی 1943 صفحہ 2)

(قادیانی کتاب بخارِ دل صفحہ 185)

قادیانی کتاب بخارِ دل میں جو نظم الفضل کے حوالے سے پیش کی گئی ہے، اس میں مرزا قادیانی اور خلیفہ نورالدین کی اخلاقی اور روحانی خرابیوں کو منظوم انداز میں بیان کیا گیا

ہے۔خاص طور پر لفظ "مجلوق" استعمال کیا گیا ہے، جو ایک سخت اور تحقیر آمیز لقب ہے، اور اس کا مطلب ہے بندر نما، نقال یا مزاج میں حیوانی خصوصیات رکھنے والا۔نظم میں دیگر صفات بھی استعمال کی گئی ہیں جیسے: نقال، لالچی، لوطی، غلیظ، احمق، خنزیر، مشرک و زانی، عبدِ شیطان۔ان الفاظ کے ذریعے شاعر قادیانی میر اسماعیل نے یہ ظاہر کیا کہ وہ مرزا قادیانی اور خلیفہ نورالدین کی روحانی اور اخلاقی حالت کو انتہائی نیچے سمجھتا ہے۔نظم کے الفاظ میں واضح ہے کہ قادیانی شاعر کے نزدیک یہ شخصیات:

1. روحانی مسخ کا شکار تھیں: آخری شعر میں کہا گیا ہے کہ مسخ روحانی ہی تھا، مسخ جسمانی نہ تھا، یعنی ان کی اخلاقیات اور کردار میں وہ تبدیلی واقع ہوئی جو انہیں انسان کی اعلیٰ صفات سے دور کر گئی۔

2. نقالی اور جھوٹ کی عادت میں مبتلا تھیں: لفظ نقال اور مجلوق یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ لوگ مٹھل تھے اور حقیقی علم اور کردار میں خودمختار نہیں بلکہ دوسروں کے انداز کی تقلید کرتے تھے۔

3. اخلاقی انحراف کی علامت تھیں: غلیظ، احمق، لوطی اور لالچی جیسے الفاظ ان کی اخلاقی اور عملی کمزوریوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

4. روحانی اور شرعی حدود کی خلاف ورزی کرتے تھے: مشرک، زانی، عبدِ شیطان جیسے القابات واضح کرتے ہیں کہ نظم کے مصنف کے نزدیک ان کا عمل نہ صرف اخلاقی بلکہ دینی اصولوں کے بھی خلاف تھا۔

5. علم و روحانیت میں مسخ شدہ حیثیت رکھتے تھے: بندر، خنزیر اور مجلوق کے تشبیہی القابات ان کی شخصیت کے اخلاقی اور روحانی گراوٹ کو نمایاں کرتے ہیں، یعنی وہ انسانی وقار اور دین کی تعلیمات میں اپنی اصل جگہ برقرار نہیں رکھ سکے۔

یہ نظم ایک تحقیقی نقطہ نظر سے اہمیت رکھتی ہے کیونکہ یہ مرزا قادیانی اور خلیفہ نور الدین کی شخصیت اور کردار پر تنقیدی رویہ پیش کرتی ہے، اور خاص طور پر روحانی مسخ اور اخلاقی انحراف کو دلیل کے طور پر استعمال کرتی ہے۔

چونکہ کتاب کا مقصد قادیانی شخصیات اور ان کے اعمال کو شریعت اور اخلاقی اصولوں کی روشنی میں پرکھنا ہے، یہ نظم ایک ادبی اور تنقیدی حوالہ فراہم کرتی ہے، یہ دکھاتی ہے کہ قادیانی رہنماؤں کی بعض رویوں کو اہل علم کس طرح روحانی اور اخلاقی نقصان کے مترادف سمجھتے تھے۔ لفظ مجلوق اور دیگر تشبیہات یہ بتاتی ہیں کہ مصنف کے نزدیک یہ رویے انسانیت اور شریعت کی حدود سے ہٹ کر تھے۔

قادیانی جماعت میں جلق (مشت زنی)

قادیانی جماعت میں جلق (مشت زنی) ایک ایسا عمل ہے جسے جماعت کے اندر ایک عام مگر نقصان دہ بلا کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ قادیانی خلیفہ حکیم نور الدین نے اپنی خطبات اور بیانات میں واضح کیا کہ یہ عمل صرف ذاتی مسئلہ نہیں بلکہ اخلاقی، روحانی اور معاشرتی نقصان کا سبب بنتا ہے۔ اس کے الفاظ میں، اس بلا سے جو عام ہے مجھے نفرت دلائی گئی، یہ واضح ہے کہ مشت زنی جماعت میں پھیلنے والی ایک ایسی عادت تھی جو افراد اور مجموعی سطح پر بھی خطرناک اثرات رکھتی تھی۔

قادیانی جماعت میں جلق کو ایک روحانی اور اخلاقی بگاڑ سمجھا جاتا ہے۔ حکیم نور الدین کے مطابق، مشت زنی انسان کی فطری حیا کے خلاف ہے اور اسے گندہ، ناپسندیدہ اور فطرت کے برعکس عمل قرار دیا گیا ہے۔ جماعت کے اندر اس کا پھیلاؤ یہ ظاہر کرتا ہے کہ کئی افراد نے اپنے اخلاق اور کردار میں کمی کر لی ہے۔ اس سے قادیانی جماعت کے نوجوانوں میں حیاء اور پاکیزگی کی کمی، اخلاقی ضوابط کی خلاف ورزی، ذاتی کردار اور معاشرتی وقار کا نقصان کا

خطرہ بڑھتا ہے۔

یہ عمل نہ صرف فرد کی ذاتی پاکیزگی پر اثر انداز ہوتا ہے بلکہ روحانی نقصان بھی پیدا کرتا ہے، کیونکہ جس طرح قادیانی خلیفہ نے بیان کیا، نفرت اور توبہ کا عمل تبھی ممکن ہوتا ہے جب انسان پہلے اس قبیح عمل میں مبتلا ہو اور پھر اللہ کے فضل سے اس سے بچنے کی کوشش کرے۔

قادیانی جماعت میں مشت زنی کی عادت نے معاشرتی تعلقات اور جماعتی ہم آہنگی پر بھی اثر ڈالا ہے۔ حکیم نورالدین نے بیان کیا کہ جس طالب علم نے جلق کیا، اس کے ساتھ کھانا بھی چھوڑ دیا گیا۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مشت زنی معاشرتی قبولیت کو کمزور کرتی ہے، نیک اور پاکیزہ افراد کے ساتھ تعلقات کو متاثر کرتی ہے، قادیانی جماعت کے اندر اعتماد اور تعاون کے رشتوں میں دراڑ ڈال سکتی ہے۔ اس طرح، مشت زنی صرف قادیانی لڑکے کی ذاتی کمزوری نہیں بلکہ جماعتی اخلاقی بحران کا سبب بن جاتی ہے، جس کا اثر قادیانی نوجوانوں کے تربیتی ماحول اور اخلاقی فضا پر پڑتا ہے۔

قادیانی جماعت میں یہ بات بھی واضح کی گئی ہے کہ نوجوانی کا دور جنسی خواہشات اور جذبات کے لحاظ سے ایک آزمائش ہے۔ جلق اس دور میں عام اور خطرناک فتنہ بن چکا تھا۔ جماعت میں اس کی موجودگی نوجوانوں کو اشتعال انگیز ماحول فراہم کرتی ہے اخلاقی حدود سے تجاوز کرنے کی ترغیب دیتی ہے روحانی اور عملی تربیت میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خلیفہ نے اس سے نفرت اور دوری اختیار کی، تاکہ جماعت کے باقی افراد کو بھی یہ سبق ملے کہ یہ عمل نہ صرف ذاتی بلکہ اجتماعی اصلاح کی ضرورت ہے۔

قادیانی جماعت میں جلق (مشت زنی) کے اثرات واضح اور شدید ہیں۔ یہ قادیانیوں کے اخلاق، روحانی تربیت اور جماعت کے معاشرتی رشتوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ خلیفہ نور

الدین کے بیانات اور رویے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مشت زنی ایک ایسا عمل ہے جس سے بچنا نہ صرف ذاتی پاکیزگی کے لیے ضروری ہے بلکہ جماعتی ہم آہنگی اور معاشرتی اخلاقیات کے لیے بھی اہم ہے۔اس سے یہ اصول بھی واضح ہوتا ہے کہ قادیانی جماعت میں اخلاقی اصلاح اور روحانی پاکیزگی کے لیے جلق کی روک تھام بنیادی ضرورت تھی۔

قادیانی جوانوں میں شہوت رانی اور تربیت کا فقدان

قادیانی جماعت میں نوجوانوں میں بے لگام جنسی خواہشات اور شہوت رانی ایک نمایاں مسئلہ رہی ہے۔ یہ مسئلہ خاص طور پر اس وقت بڑھتا ہے جب جماعت کے اعلیٰ رہنما خود غیر اخلاقی اور گندے اعمال میں ملوث ہوں، جیسے کہ مٹھ مارنا (مشت زنی)، زنا یا دیگر غیر اخلاقی سرگرمیاں۔حکیم نورالدین کے بیان اور قادیانی کتب سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ اعمال جماعت میں نہ صرف پھیلتے رہے ہیں بلکہ نوجوانوں کے رویے اور تربیت پر براہ راست اثر ڈالتے رہے ہیں۔

قادیانی جماعت میں نوجوان اکثر رہنماؤں کی تقلید کرتے ہیں۔ جب جماعت کے بڑے، جیسے خلیفہ یا مرزا قادیانی، خود مٹھ مارنے، زنا یا شراب نوشی جیسے اعمال میں ملوث رہیں، تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ:

☆ قادیانی نوجوان ان اعمال کو معمول اور قابل قبول سمجھنے لگے۔

☆ پاکیزگی، حیاء اور اخلاقی تربیت پر دھیان دینا کم ہوگیا۔

☆ قادیانی جماعت میں بداخلاقی اور بے لگام رویے عام ہو گے۔

حکیم نورالدین نے اپنے خطبات میں بھی اس بات کی وضاحت کی کہ نوجوانوں کی تربیت اور پاکیزگی پر اثر پڑتا ہے، اور جب یہ اعمال عام بلا بن جائیں تو پوری جماعت متاثر ہوتی ہے۔

جب قادیانی قیادت گندے اعمال میں مبتلا ہوتو نتیجتاً قادیانیوں کے کردار اور وقار کمزور پڑ گئے، حیااور شرافت جاتی رہی، معاشرتی تعلقات میں فاصلے پیدا ہوتا گیا، کیونکہ نیک اور پاکیزہ افراد ایسے اعمال کرنے والوں سے دوری اختیار کر لیتے ہیں۔اس طرح، قادیانی جماعت کا اخلاقی ماحول خراب ہوا اور روحانی تربیت اور معاشرتی نظم پر اثر پڑا۔

قادیانی نوجوان کس طرح بچ سکتے ہیں؟

اگر قادیانی جماعت کے بڑے رہنما گندے اعمال میں ملوث ہوں، تو نوجوانوں کے لیے چند حفاظتی اقدامات ضروری ہیں:

1. اخلاقی حدود کا شعور: قادیانی نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ قیادت کی غلطیوں کو درست نہ سمجھیں اور اپنے اخلاقی اصول برقرار رکھیں۔

2. صحبت اور ماحول کا انتخاب: ایسے افراد کے ساتھ وقت گزارنے سے گریز کریں جو غیر اخلاقی رویے رکھتے ہوں، تاکہ اپنی پاکیزگی اور حیا محفوظ رہے۔

3. ذاتی احتیاط اور خودداری: نوجوان خود کو تنہا یا ایسے مواقع میں نہ ڈالیں جہاں وہ غیر اخلاقی اعمال کی طرف راغب ہو سکتے ہیں۔

4. علم اور تربیت پر توجہ: اخلاقی اور روحانی تربیت پر زور دیں، اور قیادت کے غلط اعمال کو تقلید کے لیے نہ اپنائیں۔

یہ اقدامات قادیانی بچوں کو قیادت کی برائی کے اثر سے بچا سکتے ہیں اور جماعت میں اخلاقی اور روحانی صفات برقرار رکھنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

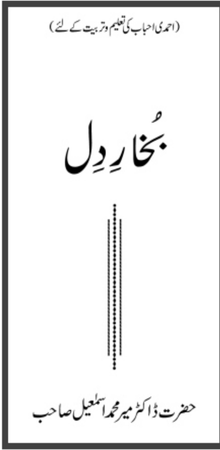
صرف دودھ پینے کا خیال تھا جو ایک قسم کی **خودغرضی** تھی جس میں دوسرا شریک نہیں۔ننگ دھڑنگ موجود تھے۔پہلے پہل کھانے پینے کا علم ہوا اور اس سے معرفت بلند نہ تھی۔یہ **بہیمیت** تھی۔اس سے ذرا ترقی ہوئی تو غضب پیدا ہوا۔ماں نے دودھ دینے میں ذرا دیر کی۔لگے چلّانے اور چیخنے۔اس کے بعد شہوت آتی ہے۔اٹھارہ سال کی عمر میں **اخلاق** پہنچاوے تو اخلاق فاضلہ کی راہ پیدا ہووے تو ہووے۔بحالیکہ دشمن پہلے سے موجود ہے۔کیسا مقابلہ ہے؟

جلق سے نفرت: عمر کے اس حصہ میں بڑے بڑے مشکلات پیش آتے ہیں۔میں تو خدا تعالیٰ کے بڑے ہی فضل اپنے ساتھ پاتا ہوں۔**میرے سامنے ایک مرتبہ ایک طالب علم نے جلق لگایا تو مجھے متلی ہوگئی۔اس کے بعد اس کے ساتھ میں نے روٹی کھانا بھی چھوڑ دیا اور اس طرح پر اللہ تعالیٰ نے اس بلا سے جو عام ہے مجھے نفرت دلائی۔** ایسی حالت میں انسان **ملکیت** کے مقام تو سمجھتا ہے۔کیا ہے؟ میں بہت کم شعر پڑھتا ہوں۔یا قریباً نہیں پڑھتا۔مگر یہاں ایک شعر یاد آ گیا۔

فلا تحسبن هندالها الغدر وجدها سبجية نفس كل غانية هند'

ہر ایک انسان غور کرے کہ کیسے مشکلات میں پھنسا ہوا ہے۔اس کا نفس اس کا مطلوب اور محبوب ہے۔پھر دوسرے معشوقوں کی بے وفائی کا کیا ذکر؟ فارسی اردو کے تو دیوان معشوقوں کی بے وفائی میں بھرے پڑے ہیں۔مگر کاش! پڑھنے والے اپنے نفس کی غداری پر ہی غور کرتے تا انہیں معلوم ہوتا کہ وہ کس راہ پر چل رہے ہیں۔غرض مومن حمد الٰہی کرتے ہیں۔توبہ کرنے والے ہوتے ہیں۔پھر لکھا ہے۔ **عابدون۔**

عبادت کیا ہے؟ عبادت کہتے ہیں۔**تعظیم لامر اللہ** کو جس میں ریا اور **سمعة** نہ ہو۔درد دل کا اظہار ہو۔نماز کیسی عبادت ہے؟ ہر عبادت کے دوران میں دوسری عبادت بھی ہوسکتی ہے۔روزہ میں نماز بھی پڑھ سکتے ہیں اور زکوٰۃ بھی دے سکتے ہیں۔مگر نماز ایک ایسی عبادت ہے کہ اس کی حالت میں دوسری عبادت نہیں ہوسکتی۔نماز **مومن کا معراج** ہے۔یہ عبادت کی راہ ہے۔



مسخ کی حقیقت

مَسخ کی لعنت کے نیچے جو یہودی آ گیا
اُن میں جو بندر بنا، مجلوق تھا، نقّال تھا
لالچی، لُوطی، غلیظ، احمق جو تھے خنزیر تھے
مُشرِک اور زانی و طاغی عبدِ شیطاں بن گیا
بندر اور خنزیر اور شیطاں کا بندہ ہو کے بھی
پھر جو دیکھا اُس کو وہ انساں کا انساں ہی رہا
اِن قرائن سے یہی ثابت ہوا، اے مولوی
مسخ روحانی ہی تھا وہ، مسخ جسمانی نہ تھا

الفضل 3/جولائی1943ء)